قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

نئے ڈیزائن کے شناختی کارڈ / مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی
نظامت تعلیم پنجاب میں قادیانی یلغار
بلاسود بنکاری بمقابلہ سودی نظام / عبدالرحمن راولپنڈی
الحق کے مضامین اور تاثرات / ڈاکٹر محمد حمید اللہ

نئے ڈیزائن کے شناختی کارڈ مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الخیر ملتان بابت شعبان ۱۴۱۲ھ پیش نظر ہے جس کا ایک شذرہ یہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر مذہبی جماعتوں نے نئے ڈیزائن کے شناختی کارڈ کے سلسلہ میں دو مطالبے کئے ہیں ایک یہ کہ اس میں مذہب کا اندراج ہو دوسرا یہ کہ مسلم اور غیر مسلم کے کارڈ میں رنگ کا امتیاز ہونا ضروری ہے الخیر نے اس کی تائید کی ہے اور مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سے اس مطالبہ کی پذیرائی کی اپیل کی ہے۔

مذہب کے اندراج کا مطالبہ تو صحیح ہے لیکن چور دروازے کو رنگی امتیاز سے تو شاید بند نہ کیا جاسکے کیونکہ جو دھاندلی پاسپورٹ وغیرہ میں وہاں کرتے ہیں وہ یہاں بھی کرسکیں گے شناختی کارڈ کے لیے فارم پر کرنے میں انہیں بے ایمانی سے کون روک سکے گا اس دروازہ کو بند کرنے کے لیے مستقل محنت کی ضرورت ہے لیکن دوسرے مطالبہ میں یہ اشکال ہے کہ جب تک حکومتی سطح پر خود مسلم اور نامسلم میں کوئی امتیاز نہیں حکومت ہر مدعی اسلام کو مسلمان کہتی ہے اور سمجھتی ہے اور اسے مسلمان کے تمام حقوق کا مستحق بھی قرار دیتی ہے چاہے وہ ضروریات دین کا کھلا منکر ہی کیوں نہ ہو۔

جب کہ اجماع امت سے وہ اسلام سے خارج ہے مثلاً اہل تشیع کا فرقہ امامیہ۔ منکرین حدیث متبعین پرویز کا فرقہ اہل قرآن، ذکری فرقہ، اسماعیلیہ فرقہ و دیگر ملاحدہ و زنادقہ خذلہم اللہ اب حکومت ان سب کو وہی کارڈ جاری کرے گی جسے مسلمان ہونے کی علامت قرار دیا گیا ہے کیونکہ حکومتی سطح پر ان کو غیر مسلم تسلیم ہی نہیں کرایا گیا۔

اشکال یہ ہے کہ اس طرح علماء ہی کے مطالبہ پر اگر ان کو گھر گھر مسلمان ہونے کی کھلی سند ملنے لگی تو اس کے نتائج کیا ہوں گے۔ کیا اس طرح ان شرعی نامسلموں کو جو لوگ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں عوامی سطح پر بالخصوص دفاتر متعلقہ میں جب ان کے مسلمان ہونے کا خوب خوب چرچا رہے گا " مزید مشکلات کا سامنا نہیں ہوگا ——— اور کیا خود ان کے مسلمان کہلانے اور اس کی ہر ہر جگہ اشاعت کرانے کا ذریعہ تو نہیں بن جائیں گے۔

حفظنا اللہ عما لا یرضاہ